فیصلہ کن مناظرہ
مرتب
محمد عظمت اللہ خان قادری
ناشر
فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ بنگال

سنی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۴ء

مولانا محمد آل مصطفٰے اکیہاری

سنّی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲؍جون ۱۹۹۴ء

بمقام:- بالیرپور، ڈاکخانہ شام پور، علاقہ رائے گنج (بنگال)

سنّی مناظر:- مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی

دیوبندی مناظر:- مولوی طاہر حسین گیاوی

پیشکش

مولانا محمد آل مصطفیٰ کیہاری

ناشر

سیّد ولی الدین رضوی

ڈائرکٹر رضا اکیڈمی پٹنہ و بانی الجامعۃ الرضویہ مغلپورہ، پٹنہ سیٹی

ابھی تو آپ ایک ہی کتاب میں پھنسے ہیں۔ آپ نکل نہیں سکتے۔ آپ کو معلوم تھا پہلے سے کہ یہ پرنٹر پریس کی غلطی ہے تو کیوں کہا تھا کہ جو خانصاحب لکھا ہے وہ حدیث کے اندر موجود ہے۔ پھر آپ پیچھے ہٹے۔ لیکن آج یہ طاہر عین ہے جس کے چنگل سے نکل نہیں سکتے۔ ؎

مجھ سے وہ چھپ سکے بھلا ایسا کہاں کے ہیں
جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں

مولوی مطیع الرحمٰن صاحب پگڑی سنبھالو! چالیس سال سے چھپتا رہا۔ جب علمائے دیوبند نے پکڑا تو اپنی غلطی پریس پر تھوپ رہے ہو۔ یہ دیکھو "الملفوظ" ہے دیکھ لیجئے اقبال احمد مہتمم رضوی کتب خانہ بریلی نے چھاپا ہے۔ دیکھئے سوال اور یہ دیکھئے جواب۔ سوال کیا ہے ص۶ پر جواب ہے "رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں آسمان"، اب دیکھئے یہ وہی کتاب ہے اور اس کی دوسری طباعت ہے۔ مکتبہ کلیمی اہل سنت کانپور۔ یہ دیکھو! کہاں سے چھپا ہے؟ مکتبہ کلیمی اہلسنت کانپور۔ یہاں بھی کیا لکھا ہے۔ یہاں بھی دیکھ لیجئے صاف لکھا ہوا ہے اس کے صفحہ ۷ پر لکھا ہوا ہے "رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار دن میں آسمان اور دو دن میں زمین یکشنبہ تا چہار شنبہ آسمان، پنجشنبہ تا جمعہ زمین ——— یہ دو ہوا اور یہ دیکھو تیسرا نسخہ ہے۔ بجا دو تالی مولوی مطیع الرحمٰن کے نام پر ——— میں نے یہ عرض کیا تھا کہ خاں صاحب کے اوپر ہمالہ جیسا کفر کا پہاڑ کھڑا ہے اور یہ ہمارے رضا خانی مسلک کے مولوی کفر کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور نکل نہیں سکتے قیامت کی صبح تک۔ وہ قطعاً قرآن کو انہوں نے جھٹلایا اور دونوں چیزیں قرآنی بات کی انکاری ہیں۔
اب اے بھائیو! اب ایک تیسری چیز جس پر میں نے اعتراض کیا تھا۔

اور ہمارے مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے کتاب بھی دکھلیا۔ ہمارے لئے ہی فائدہ ہے۔ مولوی مطیع الرحمٰن صاحب آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ یہ ہے "نغمۃ الروح" کہاں کی چھپی ہے یہ؟ دیکھ لیجئے۔ رضوی کتب خانہ صندل خاں بازار بریلی۔ دیکھئے اس کتاب کے اندر احمد رضا خاں صاحب کا مرتبہ بتایا گیا ہے۔ خانصاحب بریلوی کا کیا درجہ تھا؟ یہ دیکھئے۔ اس کا ص۱ ہے کتاب کا نام "نغمۃ الروح" صندل خاں بازار بریلی۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے   جام کوثر کا پلا احمد رضا

قرآن نے کہا۔ اللہ نے کہا "انا اعطینالک الکوثر" "اے میرے محبوب! اے میرے پیارے نبی! حوض کوثر آپ کو عطا کیا ہے" ——— اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ قیامت کے روز حشر کے میدان میں پیارے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جام کوثر پلائیں گے۔ تم بریلویوں کا عقیدہ کیا ہے؟ احمد رضا خانصاحب جام کوثر پلائیں گے۔ اللہ کے پیارے رسول کے مقابلے پر احمد رضا خانصاحب کو جام کوثر دے دیا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں۔ تم اخبار دکھاتے ہو "الجمعیۃ" اخبار ہے۔ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے؟ وہ اپنے مسلک کا آدمی نہیں ہے ——— دوسرے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ مضمون نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کے مضمون نگار کا نام لیا ہوتا ——— مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی ——— تم نے فراڈ کی راہ اپنایا ہے۔ اس سے بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ ہے "نغمۃ الروح"، "نغمۃ الروح" چھپی ہوئی کہاں کی ہے؟ بازار صندل خاں بریلی کی۔ یہ لکھتا رضا خانی کھلا ہوا ہے اردو کا شعر، معنی مطلب ہم بیان نہیں کریں گے کہ مطلب یہ ہے مطلب وہ ہے۔ سمجھ لو اس کا ص نمبر کیا ہے؟ لکھتا ہے رضا خانی کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا — تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

بتاؤ! بریلویوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کا خدا احمد رضا ہے۔ ان کا نبی جام کوثر پلانے والا احمد رضا ہے۔ ہم بحمد اللہ ساری دنیا کے اہل سنت، ساری دنیا کے مسلمان اپنا آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ جام کوثر ان کے ہاتھ سے بٹیں گے۔ احمد رضا خاں کے ہاتھ سے نہیں بٹیں گے۔ میرے نبی کو اللہ نے کوثر دیا ہے۔ قرآن نے اعلان کیا ہے "انا اعطیناك الكوثر" رضا خانی کہتا ہے "جام کوثر کا پلا احمد رضا"۔ بتاؤ! تمہارے مولوی نے اس کا توبہ نامہ شائع کیا ہے۔ تمہارے خانصاحب نے اس کے منہ میں لگام ڈالی ہے؟ جو رضا خانی بول رہا ہے تعریف میں۔ کبھی تم نے کہا ہے کہ ہم سے چوک ہو گئی ہے۔ یہاں بھی کہہ دو کاتب دیوبندی تھا۔ یہاں بھی کہہ دو پریس دیوبندی کا تھا۔ یہاں بھی سر جھکا لو۔ بریلویت کی کتنی غلطی ہے؟ ارے دن کے اُجالے میں طاہر حسین ننگا کر دے گا۔ بحمد اللہ پڑھا لکھا طبقہ یہاں موجود ہے۔ تمہارا عقیدہ ہے:-

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا — تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

احمد رضا کو خدا ماننے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟۔
احمد رضا کو ساقیٔ کوثر ماننے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟۔
اسی لئے علمائے دیوبند کہا کرتے ہیں "کفر نہیں تو کم سے کم مکروہ تحریمی ہے ان کے پیچھے" کیونکہ ان کا ایمان سلامت نہیں رہ گیا ہے۔ یہ افترا کرتے ہیں۔ یہ قرآن کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ قرآن نے کہا دو دن میں اللہ نے آسمان پیدا کیا۔ احمد رضا خاں نے کہا چار دن میں پیدا کیا۔ قرآن نے حدیث نے کہا۔ چار دن میں زمین اور اس کے متعلقات بنائے۔ احمد رضا نے کہا دو دن میں۔

قرآن نے کہا حوض کوثر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اور وہی جام کوثر پلائیں گے مسلمانوں کو۔ اور یہ کہتے ہیں کوثر پلائیں گے احمد رضا خاں پلائیں گے۔ ـــــ ساری دنیا کا مسلمان جانتا ہے کہ ہمارا کلمہ ہے "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" کوئی بھی مسلمان ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو خدا نہیں مان سکتا ـــــ اور رضا خانی بولتا ہے:-

میرا اور تیرا خدا احمد رضا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

یہ کون سی کتاب ہے؟ ہاتھ میں لے کر دیکھو۔ یہ کتاب "نغمۃ الروح" ہے۔ کہاں کی چھپی ہوئی ہے؟ صندل خاں بازار بریلی۔ دیوبند کی چھپی ہوئی نہیں ہے ـــ ایسے گندے عقیدے دیوبند سے سپلائی نہیں ہوا کرتے ہیں۔ ایسے گھنونے عقیدے دیوبندیوں کے ہوا نہیں کرتے۔ ہم تو سب کے عاشق و دیوانے ہیں۔ جان دے سکتے ہیں نبی پر۔ ہم فراڈی نہیں ہیں۔ ہم مکار نہیں ہیں۔ ہم دغا باز نہیں ہیں۔ ہم ایسے ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور نہیں ہیں یہ ہمارا طریقہ نہیں اس لئے ہمارا ایمان مکہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان مدینہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان نبی پاک کی بارگاہ میں چلتا ہے۔

آپ نے کہا اگر مگر کر کے سہی، خانصاحب نے خدا کا بیٹا مانا تو ہے بولو! خدا کا بیٹا ماننے والو! بتاؤ تمہارا ایمان کیسے سلامت رہے گا؟۔ بتاؤ تمہارا قرآن پر کیسے ایمان ہے؟

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا ـــــ یہ دیکھئے

بھرم باقی رہ جائے ——— میرے مسلمان بھائیو! دیکھو ہم نے ان پر مسلسل سوالات کے انبار لگا دیئے ہیں۔ اور ان کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسلمان نہیں۔ ان سب کا جواب ان پر قرض رہ گیا ہے وہ ابھی تک ایک کا بھی بوجھ نہیں اتار سکے ہیں۔ میرے تمام سوالات ان کے سر پر مسلط ہیں۔ ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔

وہ کیا کر رہا ہے؟ بدلے میں "نغمۃ الروح" پڑھ رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں مولوی طاہر! مناظرہ کرنے آئے ہو تو کچھ پڑھ لکھ کے بھی آئے ہوتے؟ نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو، نغمۃ الروح کے لکھنے والے پر جی چاہے لاحول پڑھو۔ وہ ہمارا مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ ان کی بات ہمارے لئے حجت ہو۔ ارے ہمارے خلاف ہماری کوئی کتاب پیش کرو۔ میں صاف کہتا ہوں کہ نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں ہے ——— تحمیلی والو! یہ جو کتاب پیش کر رہا ہے یہ کتاب ہماری نہیں ہے۔ یہ جھوٹا ہے۔

اور جیسے ہم کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ تم بھی کہہ دو کہ "براہین قاطعہ" ہماری کتاب نہیں ہے۔ اس میں آگ لگا دو۔ اس کے لکھنے والے پر لاحول پڑھو۔ تم بھی کہہ دو کہ "تحذیر الناس" ہماری نہیں۔ اس میں آگ لگا دو اور اس کے لکھنے والے کو جہنم رسید کرو ——— اوہ تم تو نہیں کہو گے۔ مگر یہ بات تمہارے ہی گھر کے ایک بھیدی نے بہت پہلے کہہ دی ہے۔ یہ دیکھو مولانا عامر عثمانی نے بہت پہلے ہی تمہارے اندر رہ کر تمہاری بات جان کر، تمہاری حقیقت بیان کر دی ہے۔ اور واضح کر دیا ہے۔ یہ ۱۹۷۲ء کے تجلی دیوبند کا ڈاک نمبر ہے۔ اس کے صـ ۹۳ پر لکھتے ہیں:۔

"ہم اپنا دیانت دارانہ فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو حق کہیں۔ اور حق یہی

ہے کہ متعدد علمائے دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام (بریلویوں کی) اس کتاب (زلزلہ) میں دلیل و شہادت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے۔"

اور آگے لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کے اس تضاد کا جواب کیا ہے؟ انصاف تو یہ ہے کہ اس سوال کا جواب مولانا منظور نعمانی یا مولانا محمد طیب صاحب کو دینا چاہئے مگر وہ کبھی نہ دیں گے کیونکہ جو اعتراض ایک ناقابل تردید صداقت کی حیثیت رکھتا ہو اس کا جواب دیا بھی کیا جا سکتا ہے؟"

پھر صـ ۹۴ پر لکھتے ہیں:

"بات تلخ ہے مگر سو فیصدی درست کہ دیوبندی مکتب فکر کے خمیر میں بھی اندھی تقلید اور مسلکی تعصبات کی اچھی خاصی مقدار گندھی ہوئی ہے۔"

پھر صـ ۹۵ پر لکھتے ہیں:

"ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ اور فتاویٰ امدادیہ اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ دے دی جائے۔ اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔"

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

انہی کے مولوی نے مجبور ہو کر آخری راہ یہ بتائی ہے۔ ——— بہرحال میرے بھائی! انہوں نے میرے ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا اور صفائی کے نام پر نغمۃ الروح کا نام لیا ——— میں کہتا ہوں ہماری کوئی کتاب دکھاؤ جو ہمارے اکابر نے لکھی ہو ——— نغمۃ الروح ہمارے کسی معتمد نے

حج کرنے جاتا ہے۔ حاجی جب حج کرنے جاتا ہے تو حج ادا کرنے کے بعد کیا کرتا ہے ؟ مدینہ جاتا ہے۔ اور جب تک مدینہ نہیں جاتا ہے تو دل مدینہ کے لئے بے قرار رہتا ہے اس لئے کہ اگر اللہ کے نبی نہ آتے تو خانۂ کعبہ کا حج ہم کو معلوم نہیں ہوتا۔ ہم کیسے جانتے کہ حج کرنا ہوگا ؟ مدینہ والے پیغمبر نے بتا دیا۔ مدینہ والے نبی نے ہمیں بتا دیا کہ حج کرنا فرض ہے۔ حج ایسے کیا جاتا ہے ——— تو سنی مسلمان حج کر کے مدینہ شریف جاتا ہے۔ اعلیحضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

حاجی مکہ سے مدینہ شریف جاتا ہے۔ مدینہ کی یاد دل میں بسائے رکھتا ہے۔ مگر دیوبندی مولوی مدینہ نہیں، گنگوہ کے لئے بے قرار رہتا ہے۔ وہ مکہ میں مدینہ کا راستہ تلاش نہیں کرتا۔ گنگوہ کا راستہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ مولوی محمود الحسن نے مرثیہ رشیدیہ ص ۹ میں لکھا ہے ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

کہہ دو کہ مرثیہ رشیدیہ کسی جاہل کا لکھا ہوا ہے۔ کسی گمراہ، بے دین کا لکھا ہوا ہے ——— کہہ دو کہ وہ ہماری کتاب نہیں۔ ہم اسے نہیں مانتے ——— جیسے ہم نے کہا کہ نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں۔ وہ ہمارے عالم کی کتاب نہیں ——— تم بھی کہہ دو کہ مولوی محمود الحسن کوئی جاہل تھا۔ ہم اسے نہیں مانتے۔ مرثیہ رشیدیہ جلا دو۔ اس پر لاحول پڑھو۔ تم بھی کہہ دو ——— ہے تمہارے اندر کہنے کی ہمت ؟ تمہاری بات سچ ہوتی تو ہمت بھی ہوتی۔

ہماری بات سچ ہے اس لئے ہم نے ہمت کے ساتھ کہا، بلند بانگ دعویٰ کے ساتھ کہا۔ تو تمہارے مولوی جب حج کرنے گئے تو کعبہ میں جا کر بھی خدا اور رسول کو یاد نہیں کیا۔ گنگوہ کو تلاش کرنے لگے کہ لوگو! گنگوہ کہاں ہے ؟ گنگوہ جانے کو من کرتا ہے۔ گنگوہ جانے کو دل بے قرار ہے۔ یہاں جی نہیں لگتا۔ مکہ میں دل نہیں لگتا اور گنگوہ کے لئے دل بے قرار ہے۔

سُنّی حاجی کو مکہ شریف میں اگر کہیں کی یاد آتی ہے تو مدینہ منورہ کی۔ وہ مکہ شریف میں پوچھتا ہے تو مدینہ کا راستہ پوچھتا ہے اور دیوبندی مولوی کو مکہ میں یاد ستاتی ہے تو گنگوہ کی۔ وہ راستہ ڈھونڈھتا ہے تو گنگوہ کا یہ اپنی خانقاہ تلاش کرتا ہے۔ یہ ہے ان کا دھرم۔ یہ ہے ان کا دین۔ یہ ہے ان کا ایمان ——— اس لئے دوستو! ان کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوگی۔

مسلمانو! اور دیکھو ان کی کتاب "تقویۃ الایمان" ان کے سب سے بڑے گرو، سب سے بڑے مولینا اسماعیل دہلوی نے کیا لکھا ہے۔ لکھتے ہیں نبی کی تعریف کے بارے میں،

"جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو بلکہ اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ ص ۱۳۲"

کیا سمجھے ؟ یعنی نبی کی تعریف آدمی کی طرح کرو۔ جیسے کسی آدمی کی تعریف کرتے ہو۔ ایسے ہی نبی کی تعریف کرو بلکہ آدمی سے بھی کم کرو نبی کی تعریف ——— تو بولو جی! نبی کی تعریف آدمی سے کم ہے [1] ؟۔ نبی کی تعریف آدمی سے کم ہرگز نہیں۔

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ——— اللہ کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو ہمارے آقا روحی فداہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] آدمی سے کم جانور ہے تو کیا نبی کی تعریف جانوروں کی طرح ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ ہے دیوبندی دھرم۔ ۱۲

کرنے کی امامت ان کو حاصل ہے میں نے آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ احمد رضا خانصاحب کو ان بریلویوں نے نبی کہا؟ خدا کے برابر قرار دیا ہے اور اس کیلئے میں نے کتاب پیش کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ کتاب میری نہیں ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی وہ کون کون سی کتاب ہے وہ ذرا مجھ کو بھی لکھ کر دے دیجئے تاکہ مجھ کو سہولت ہے آپ کی جڑی پکڑنے میں — ابھی تو آپ کہتے ہیں کہ وہ میری کتاب نہیں ہے اور قرآن جو میں نے دکھایا تھا کہ قرآن نے دو دن کے لئے کہا اس پر بھی تو کہہ دیجئے کہ وہ میری کتاب نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس کتاب اسی کا نام ہے کہ جس کو آپ مان لیں وہ کتاب ہے۔ جو آسمان سے نازل ہو وہ کتاب نہیں ہے جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو وہ کتاب نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ فرمادیں وہ کتاب نہیں ہے کتاب وہ ہے جو مولوی مطیع الرحمٰن صاحب مان لیں۔ تو آپ نبی بن کر آئے ہو تو پورے مجمع میں اعلان کر دو کھلا، کہ میں ایک نیا دین اپنے ہاتھ میں لے کر آیا ہوں۔ میں جس کتاب کو کتاب مانوں گا وہ کتاب ہے۔ میں جس کتاب کو کتاب نہیں مانتا وہ کتاب نہیں — میں پوچھنا چاہتا ہوں تمہارے عالموں نے جس کتاب کو مانا ہے۔ تمہارے بڑوں نے جس کو کتاب مانا ہے تم کیسے نکل سکتے ہو یہ کہہ کر کہ وہ میری کتاب نہیں ہے — یہ دیکھو تو یہ ہے "نغمۃ الروح" ۔ اور چھپی ہوئی کہاں کی ہے یہ بھی میں نے بتایا تھا۔

مجمع سے آوازیں "نغمۃ الروح" مت دکھائیے اس کا وہ انکار کرتے ہیں وہ کتاب دکھائیے جو بریلویوں کی ہو اور ان کے معتمد عالم دین کی۔

دیوبندی مناظر خاموشی کے ساتھ بات سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ہوٹنگ، ہو، ہنگامہ نہ کیجئے۔ جتنا شانتی پر بک رہیں گے آپ۔ جتنا پرامن رہیں گے آپ۔ اتنا ہی بات سمجھ میں آئے گی کلیر سمجھ میں آئے گی۔ ادھر آؤ یہ کتاب ہے۔ "نغمۃ الروح"۔ چھپی ہے کہاں؟ بازار صندل خاں بریلی کی چھپی ہے۔ مطیع الرحمن کہہ دو کہ بریلی والی کتاب میری نہیں —— تو بولو! تمہاری کتاب قادیانی والی ہے؟ بولو۔ تمہاری کتاب آریہ والی ہے؟ بولو تمہاری کتاب نجدی والی ہے؟ بولو کلیئر بولو! تمہاری کون سی کتاب ہے؟ قرآن تمہاری کتاب نہیں ہے۔ حدیث تمہاری کتاب نہیں ہے۔ تمہارے بڑے عالموں نے جس کو کتاب تسلیم کیا، وہ کتاب نہیں ہے اب تو آپ تصفیہ کرنا چاہتے ہو۔ نہیں نکل سکتے اس بات سے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ کتاب ان کی ہے یا نہیں۔ اور یہ کتاب دیکھئے کسی جاہل کی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہو کسی جاہل نے لکھا ہوگا۔ جلا دو اس کو بڑے مولوی آئے ہو۔ اپنے گھر کی ساری کتابوں کو جلا دو۔ اپنے عقیدوں کو جلا دو اپنے ایمان کو آگ لگا دو۔ تم کہتے ہو یہ کسی جاہل کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اب بتاؤ جو پڑھے لکھے اور اہل کمال عالم ہیں، مولوی مطیع الرحمٰن اس کو جاہل بتائے —— میں جانتا ہوں بریلی کی خانقاہ میں اہل کمال کہاں ہیں؟ اور اس کو جاہل کہنے والا خود جاہل ہے۔ خود جاہل ہے۔ آج اپنے امام کے فیصلے سے انحراف کر رہے ہو۔ آج اپنے بڑوں کے فیصلے سے انحراف کرتے ہو۔ آج اماموں سے انحراف کرتے ہو۔ آج کتابوں سے انحراف کرتے ہو۔ آج کون کون چیز سے انحراف کر رہے ہو۔ آج اپنے ایمان ثابت کرنے میں شکست کھا چکے ہو۔ جب تم سے جواب نہیں بن پڑ رہا ہے تو اپنے ادھر کی

اُدھر کی کر رہے ہو ـــــ یہ کتاب بریلی کی ہے۔ بریلوی شاہ نے لکھا ہے۔ بریلی کی خانقاہ نے اس کی تائید کی ہے ـــــ اور دیکھو تمہارے دوسرے بزرگ نے بھی اس قول کو پیش کیا ہے۔ تمہارے بڑے عالم نے جو تم سے ہزار درجہ بڑے عالم تھے۔ جن کو تم اپنا پیشوا مانتے ہو۔ یہ دیکھو برقِ خداوندی ہے یہ تمہارے عالم کی لکھی ہوئی کتاب ہے اس میں بھی دیکھئے یہ کتاب ان کی ہے، اس کتاب میں بھی نغمۃ الروح کو اپنی کتاب تسلیم کیا ہے۔ جو نغمۃ الروح نامی کتاب ہے کسی شاعر نے اس میں گڑبڑ کر دیا ہے لیکن تم کہتے ہو میری کتاب نہیں ہے اور اپنی جان بچانا چاہتے ہو۔ میں کہتا ہوں کتاب تمہاری ہے اور تم جان بچا نہیں سکتے ہو اپنی۔ ایمان نہیں بچا سکتے ہو اپنا۔ یہ کتاب تمہاری ہے۔ اور دیکھ لیجئے اس کتاب میں کیا لکھا ہے۔ ؎

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا　　　تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا ـــ مولوی مطیع الرحمٰن صاحب! اگر کچھ پڑھا لکھا ہے۔ اگر کچھ مناظرہ کی ہوا لگی ہے جس طرح طاہر حسین چیلنج کے ساتھ بار بار کتاب دکھا رہا ہے اور بار بار کہتا ہے جو بھی اردو جانتا ہو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دیکھ لے۔ نظر آرائی کرے اس کتاب کی۔ چھپی ہوئی کہاں کی ہے؟ جو لکھنے والا لکھ رہا ہے اس کا مطلب کیا نکلتا ہے؟ ـــــ تم کہتے ہو فلاں کتاب فلاں کتاب۔ تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے۔ لیکن تقویۃ الایمان دینے کی ہمت نہیں۔ تمہارے اندر ہمت ہے تو تقویۃ الایمان کی اس عبارت کو جس کو تم نے پڑھا ہے اور کاٹ کے غلط معنی بیان کیا ہے تم نے۔ وہ ذرا میرے کے ہاتھ میں دے دو جو اُردو جانتا ہے۔ اور دیکھنے کے بعد پڑھنے والا بھی کہہ دے جو مطلب تم بیان کرتے ہو وہ اس کتاب کا مطلب ہے یا نہیں؟ اس میں

لکھا ہے "خدا کو مانو اور کسی کو نہ مانو" یعنی کسی کو خدا نہ مانو۔ خدا ایک ہے تو مانو اور کسی کو خدا نہ مانو۔ ان کو بُرا لگ گیا۔ یہ چاہتے ہیں ہمارے اعلیٰحضرت کو خدا کیوں نہیں مانا تو بات کو پھیر دیا اور کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کو بھی مت مانو۔ قرآن کو بھی مت مانو۔ یہ تو تم مطلب بیان کر رہے ہو۔ یہاں تو خدا کا تذکرہ ہے۔ خدا کو مانو اور کسی کو خدا کا درجہ مت دو۔ اور دیکھو یہ تمہارے اعلیٰحضرت نے یہ "الملفوظ حصہ سوم" میں یہ دیکھو بریلی خانصاحب کیا لکھتے ہیں۔ اس کے صـ۷۳ـ پر اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ دوزخ سے لا الٰہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے۔ خانصاحب بریلی ہے۔ ذرا آنکھیں کھول لیجئے گا۔ چشمہ اتار لیجئے گا اور دیکھ لیجئے گا۔ آنکھیں اندھی نہ ہو جائیں۔ نگاہیں چوپٹ نہ ہو جائیں۔ یہ الملفوظ حصہ نمبر دوم۔ "تقویۃ الایمان" میں کیا لکھا ہے۔ وہ تو یہی لکھا ہے۔ تمہارے اعلیٰحضرت بول رہے ہیں۔ وہ کیا لکھا ہے صـ۷۳ـ اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ دوزخ سے صرف لا الٰہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے[1] کس کے نزدیک؟ احمد رضا خانصاحب بریلوی کے نزدیک۔ وہ کیا لکھتے ہیں:

---

[1] الملفوظ حصہ دوم صـ۷۳ـ کی پوری عبارت ذیل میں مندرج ہے۔ قارئین کرام اسے ملاحظہ فرمائیں اور دیوبندی مناظر کی خباثت و فریب دیکھیں۔

عرض: ـــ نیچری اس پر بہت زور دیتے ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد نے صاف لکھ دیا ہے کہ نجات کے لئے صرف لا الٰہ الا اللہ کافی ہے۔ محمد رسول اللہ کی کچھ حاجت نہیں۔ اور اس پر حدیث۔ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ سے سند لاتے ہیں۔ حدیث کا مطلب کیا ہے؟

ارشاد: ـــ حدیث حق ہے اور زعم خبیث کفر۔ لا الٰہ الا اللہ کلمہ طیبہ کا علم ہے جس سے پورا کلمہ مراد ہے۔ اگر کہے الحمد شریف سات بار کہو۔ یا قل ھو اللہ گیارہ بار کہو۔ اس سے صرف لفظ الحمد یا لفظ قل ھو اللہ مراد ہوں گے، ہرگز نہیں۔ بلکہ پوری سورتیں کہ اختصاراً جن کے نام یہ ہیں کلمہ طیبہ کا اختصار لا الٰہ الا اللہ نہیں ہو سکتا تھا کہ نفی محض بلا استثناء تو معاذ اللہ کلمہ کفر ہے لاجرم نصف کلمہ اس کا اختصار ہوا۔ یہ ایک ظاہر جواب ہے ـــ اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ بے شک صرف لا الٰہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے اور اسی سے وہ ملعون قول کہ محمد رسول اللہ کی

جواب ہوتا۔ اس کی صفائی ہوتی۔ تم تو وہ کتاب گڑھ کے لائے ہو۔ اس لئے تم اس کا جواب دو۔ اور بتاؤ کہ گڑھی ہوئی کتاب کا جھوٹا الزام کیوں دیتے ہو؟ ــــــ بہر حال میرے بھائی! ہم نے اپنا مدعی ثابت کر دیا ہے۔ اور ان کے الزام کی صفائی بھی دے دی۔ مگر وہ نہ تو صفائی دے سکے اور نہ ہی الزام ثابت کر سکے۔

دیوبندی مناظر

ابھی آپ کو زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔ تو مولنا ہمارے دلدل میں پھنس گئے ہیں اور نکلنا بیچارے کے لئے کیسے مشکل ہو رہا ہے؟ مولنا کہتے ہیں وہ "نغمۃ الروح" ہماری کتاب نہیں ہے۔ ہم نے مولنا سے کہا تھا۔ آپ کی کتاب کون کون سی ہے اس کی لسٹ مجھے دے دیجئے تاکہ آسانی ہو کہ آپ کی کتاب کون کون سی ہے؟۔ تو پہلی چیز انہوں نے یہی غلط کہی ہے۔ اس لئے کہ ان سے بڑے عالم جو گذرے ان کی جماعت کے۔ ان کی لکھی ہوئی کتاب ہے "برق خداوندی" اس "برق خداوندی" میں "نغمۃ الروح" کو ان کے بڑے عالم نے اپنی کتاب تسلیم کیا ہے اور اس شعر کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نغمۃ الروح ان کی کتاب نہیں ہے۔ "برق خداوندی" ان کی کتاب ہے یا نہیں ہے؟۔ بولئے مولوی صاحب! ذرا زور سے بول دیجئے لوگ سن لیں۔ جلدی کیجئے۔ دیر مت کیجئے۔ ذرا ہمت کیجئے۔ برق خداوندی ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ "الملفوظ" ان کی کتاب ہے یا نہیں۔؟ الملفوظ میں ان کے خانصاحب نے یہ دعوی کیا۔ سات دن چار دن میں۔ اللہ نے ساتوں آسمان پیدا کیا۔ یہ ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ الملفوظ میں ان کے خانصاحب نے یہ دعوی کیا کہ چار دن میں۔ اللہ نے زمین دو دن میں۔ اللہ نے ساتوں

زمین پیدا کی۔ بولئے۔ یہ ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ یہ ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ ــــ اور احکام شریعت کو انہوں نے تسلیم کیا یا نہیں کیا؟ احکام شریعت جس کے اندر یہ لکھا ہوا ہے۔ اور بات کو سمجھئے گا مسئلہ یہ نہیں یہاں پر کہ داڑھی کتروانے والے یا منڈوانے والے کا یہ عمل گناہ ہے شریعت کی نگاہ میں اس کا مسئلہ نہیں ہے۔ میرا اعتراض اس پر نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا۔ یہ تو آپ کا کام ہے۔ یہ گناہ نہیں ہے۔ یہ میرا دعوی نہیں ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ گناہ ہے ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ عمل غلط ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ نافرمانی ہے۔ ہمارا اس پر اعتراض نہیں ہے کہ مولنا صاحب فتاوی رشیدیہ دکھا رہے ہیں۔ اعتراض ہمارا اس پر ہے کہ اس میں جو حدیث لکھی ہے انہوں نے۔ وہ حدیث تو اللہ کے رسول کے فرمان کا نام ہے۔ وہ حدیث دکھائیے۔ حدیث مجھ کو چاہئے۔ دیکھئے صاف لکھتے ہیں یہاں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گناہ تو ضرور ہے۔ یہاں تک تو ٹھیک لکھا خانصاحب نے ـــ لیکن وہ کون سی حدیث ہے۔ وہ کون سا رسول کا فرمان ہے کہ داڑھی منڈانے والے یا داڑھی کتروانے والے کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہو کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا۔ وہ گردن مار ڈالنے کے لائق ہے۔ یہ دکھائیے ڈکومنٹلی پروف مجھے تو یہ چاہئے۔

میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قتل کرنے کیلئے نہیں آئے تھے آپ کے خان صاحب تو لوگوں کو قتل کروا رہے ہیں مولوی مطیع الرحمن صاحب آپ قتل کروانے آئے ہیں اے اللہ کے رسول پر تم نے کیا تہمت ڈالی فتاوی رشیدیہ میں حدیث حدیث لکھا ہے۔ دکھاؤ۔

یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ حضور کا حکم ہے۔ یہ حدیث ہے فرمان ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ـــ اس میں ناراضگی ہے اللہ کے رسول کی ـــ وہ

ہے۔ ——— اور دیکھو۔ تمہارے احمد رضا خاں صاحب نے خچر حلال کر دیا ہے۔ وہ جانور، وہ گدھا جس کی ماں گھوڑی ہو، باپ گدھا ہو۔ باپ گدھا، ماں گھوڑی اور جو بچہ پیدا ہوا۔ وہ احمد رضا خاں کہتے ہیں کہ وہ حلال ہے گدھا ان مولویوں کے ساتھ کر دینا حلال جانور ہے۔ سنی بھائیو! یہ ہے گدھا خوروں کا قافلہ۔ مولوی احمد رضا خانصاحب نے فتاویٰ رضویہ کے اندر لکھا ہے۔

میں جانتا ہوں سبھاپتی صاحب سے گذارش ہے کہ یہیں چھوڑ دیجئے ان کو۔ اور ننگا ہونے نہ دیجئے بیچاروں کے لئے بڑی مشکل ہے۔ بڑی پریشانی ہے۔ وہ کسی طرح نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ——— اور طاہر حسین سے سننا چاہتے ہو۔ اور دیکھو۔ یں۔ تمہارے اعلیحضرت نے کیا کیا قیامت ڈھائی ہے؟ یہ ان کا ترجمۂ قرآن پاک ہے۔ ان کے اولیاء اللہ کا تعارف دیکھئے احمد رضا خانصاحب کا یہ ترجمہ ہے۔ اس میں عنوان دیا ہے "محبوبانِ خدا دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔" محبوبانِ خدا دور سے یہ ان کا عقیدہ لکھا ہوا سورۂ اعراف ص۲۲۳ میں دیکھئے آٹھویں پارہ میں ــ یہ ان کے اولیاء اللہ ہیں۔

مناظر اہل سنت مولوی طاہر! تمہارے تو باپ دادا نے مردوں سے شادی کی ہے۔ تم اس کی بات نہیں کروگے؟ تم تو لونڈے بازوں کی اولاد ہو۔ تو لونڈے بازی کی بات نہیں کروگے؟ تمہارے باپ دادا جو تمہارے دھرم کا باپ دادا تھا لونڈا بازی کرتا رہا ہمیشہ۔

تم مردوں سے شادی کرنے کی بات کرتے ہو۔ یہی تہذیب سیکھ کر آئے ہو۔ یہی ہے تہذیب کی بولی کہ اگر مطیع الرحمٰن عورت ہوتا تو اس سے

شادی کر لیتا ——— ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ اگر پورا مجمع گیا، چلا جائے۔ جہاں تمہارا گھر ہے تو تمہاری بیٹی کی حالت خراب کر دے گا۔ پورے مجمع کا بوجھ تمہاری بیٹی کیسے سنبھالے گی؟ اتنا بڑا مجمع اور ایک لڑکی کیسے برداشت کرے گی؟ تو بولو، اچھا لگے گا ——— اگر میں کہوں کہ تم بچپن میں رام پور چلے گئے ہوتے، تو رام پور کے لونڈوں نے تمہارا بُرا حال کر دیا ہوتا تو تم کو اچھا لگے گا؟ تم کہتے ہو پردہ پھاڑ دیں گے۔ میں نے تو تمہارا پردہ پھاڑ دیا ہے۔ ہے کہاں باقی۔

مجمع سے قہقہے۔

مناظر اہل سنت ؎ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

حضرات! اردو والی بات کے سلسلہ میں انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ کلام کی نوبت آگئی۔ مولوی طاہر! ہے ہمت۔ اگر ماں کا دودھ پئے ہو تو نکالو کتاب ——— یہ ہے تمہاری کتاب۔ یہ لو کتاب اگر پولس والے چاہیں تو میں بھیج سکتا ہوں۔ اس کتاب میں لکھا ہے "جب سے علمائے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان آگئی" ——— خواب دیکھنے والے نے پوچھا تھا کلام کہاں سے آگئی۔ جواب میں سرکار نے فرمایا ہم کو یہ زبان آگئی ——— آگئی کا معنیٰ۔ پہلے سے نہیں تھی اب آگئی۔ پہلے سے ہوتی تو آتی نہیں۔ جو پہلے سے ہو وہ آئے گی کیا؟ ——— طاہر! تم جھوٹے ہو۔ میرے نبی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شکل میں شیطان متمثل نہیں ہو سکتا[1] نبی کو جو خواب میں

---

[1] عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطٰن لا یتمثل فی صورتی۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ص۳۹۴)

دیکھ لے وہ خواب سچا ہوتا ہے۔ یہ عام خواب کی بات نہیں ہے یہ نبی کے تعلق سے خواب کی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ اعلیٰحضرت نے فرمایا "اس مٹی میں مدفون ہیں ہمارے نبی"۔ بے شک اعلیٰحضرت نے فرمایا اور سچ فرمایا ہے مگر مدفون ہونا اور چیز ہے اور مٹی میں ملنا اور چیز۔ جیسا کہ میری گذشتہ تمثیل کہ "میرا ڈنڈا تم نے پانے میں گم کر دیا ہے" ــــ اسی سے واضح ہے ــــ لیکن ابھی بھی اگر تم کو تسلی نہیں ہوئی ہے تو لو اور کر دوں۔ میں چلا جاؤں تمہارے گھر لگیا" اور وہاں مجھ کو کوئی کام پڑ جائے۔ میں اپنی لاٹھی۔ اپنا ڈنڈا تمہاری صاحبزادی کو دیدوں کہ ذرا حفاظت سے رکھنا اور جب لوٹ کر آؤں تو تم کہو، مطیع الرحمن صاحب! آپ کا ڈنڈا جو تھا وہ تو میری بیٹی میں گم ہو گیا ہے۔ جب تمہارے نزدیک "میں" کا معنیٰ "سے" ہے تو پھر میں اپنا ڈنڈا تمہاری بیٹی میں گمانے کے لئے تیار ہوں۔

مجمع سے قہقہے۔

مناظر اہل سنت حضرات! انہوں نے کہا کہ اعلیٰحضرت نے کرامات اعلیٰحضرت میں لکھا ہے۔ کیا کہا؟ کہا کہ اعلیٰحضرت نے کرامات اعلیٰحضرت میں لکھا ــــ کرامات اعلیٰحضرت۔ اعلیٰحضرت کی کتاب نہیں ہے۔ اس سے پوچھئے۔ یہ اعلیٰحضرت کی لکھی ہوئی کتاب ہے؟ ــــ مسلمانو! یہ اعلیٰحضرت کی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے ــــ پھر اس کے بعد انہوں نے یہ کیا کہ ایک کتاب اٹھائی اور پتہ نہیں وہ بھی اصل تھی یا جعلی؟ کیونکہ مناظرہ کمیٹی بھی تصحیح نقل کرانے پر قادر نہیں۔ بہر حال انہوں نے ایک اٹھائی اور پانچ کتابوں کا نام لے لیا۔ آپ نے دیکھا

لہ گم کر دینے ۱۲

کہ اٹھائی تھی ایک کتاب۔ اور نام لیتے رہے پانچ کتابوں کا۔ ارے کتابیں ہیں تو پانچوں کتابیں دکھاؤ کھول کھول کے۔ ایک کتاب ہاتھ میں لے لی اور شور مچانے لگے کہ فلاں کتاب میں ہے۔ فلاں کتاب میں ہے۔ میں تمہاری طرح نہیں کہتا۔ میں جو بات کہتا ہوں۔ وہ تمہاری کتاب سے کھول کھول کر دکھاتا ہوں۔ لو، میں دکھاتا ہوں۔ مسلمانو! یہ دیکھو دیوبندی کرتوت۔ سب باتیں ان کو خواب ہی میں نظر آتی ہیں۔ ارے بلّی کو خواب میں چھچھوڑے ہی نظر آتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

تذکرۃ الرشید ج ا ص۲۲۵ میں:

"ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی قاسم کو میں نے دیکھا کہ دولھن بنے ہوئے ہیں اور میرا نکاح ان کے ساتھ ہوا۔"

یہ مولوی محمد قاسم کون ہے؟ دیوبند کے مدرسہ کا بانی جو دیوبند کا مدرسہ بنایا ہے۔ وہ دلھن اور مولوی رشید احمد گنگوہی دولھا۔ تو دیوبندی مولوی۔ ایک مولوی دوسرے مولوی سے نکاح کرتا ہے، شادی کرتا ہے۔

اور سنو! یہ ہے ان کی دوسری کتاب "ارواح ثلثہ" اس کے صفحہ ۲۸۹ میں لکھا ہے:

"حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت بھرے لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر

رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔"

یہ دیوبندی مولوی، دیوبندی مولوی پر عاشق ہو جاتا ہے الحمدللہ ہمارے بنگال، بہار کا ماحول اس سے پاک ہے۔ مگر ان دیوبندی مولویوں کا کرتوت دیکھو کہ وہ کیا کیا کرتے ہیں؟

مسلمانو! یہ جاہل یہاں آیا ہے اگر ان کو یونہی چھوڑ دیا گیا۔ ان کا پیچھا نہیں کیا گیا۔ پیچھے لگے نہ رہا گیا تو پھر خدا نہ کرے یہاں بھی نہ یہ گندگی پھیلائے۔ اسی لئے میں ان کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں ان کو نشانہ بنائے ہوئے ہوں۔ جب تک یہ لائن پر آجائے گا نہیں۔ اس وقت تک میں ان کو نشانہ بنائے رکھوں گا۔

انہوں نے تحذیر الناس کی صفائی میں پھر وہی "اگر مگر" والی بات کہی ہے۔ میں کہتا ہوں ٹھیک ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اگر چار خدا ہوتے، تین خدا ہوتے، دو ہی خدا ہوتے تو بھی زمین و آسمان پھٹ جاتے۔ ختم ہو جاتے۔ مگر ختم نہیں ہوا۔ تو چند خدا بھی نہیں ہوئے ——— لیکن یہ نہیں ہے کہ چند خدا ہوں تو فرق نہیں پڑے گا ـــ ارے چند خدا ہوں تو فرق نہیں پڑے گا؟ فرق پڑ جائے گا۔ کہنے والا مسلمان نہیں رہے گا مشرک ہو جائے گا۔ یوں سمجھ میں نہیں آتا ہے تو مثال سے سمجھو۔ مولوی طاہر کہیں کہ بنگال کا کوئی آدمی چلا جائے میرے گھر اور میری بیٹی کے ساتھ رہے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مولوی طاہر کے لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی بیٹی کے ساتھ کوئی رہے تو ان کے لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ارے تین ہی مہینے میں حمل رہ جائے گا فرق نہیں پڑے گا؟ اگر کوئی فرق نہیں پڑے گا تو دو دعوت مجمع کو کہ وہ پہنچ جائیں۔ گیا۔ تم کہتے ہو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا۔ فرق کیسے نہیں آئے گا؟ ـــ اللہ کے رسول آخری نبی نہ رہ جائیں گے۔ جو بعد میں آئے گا وہ آخری نبی ہو جائیگا۔ حالانکہ قرآن بتاتا ہے کہ ہمارے رسول آخری نبی ہیں۔ حدیث بتاتی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور آخری نبی ہیں ——— تمہارا عقیدہ ہے کہ حضور آخری نبی نہیں۔ حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔

"حفظ الایمان" کی عبارت کے بارے میں تم نے کہا کہ اس میں بقولِ زید ہے۔ مولوی صاحب! کچھ دن آکر بریلی کے مدرسہ میں پڑھو، بریلی تو بڑی بات ہے، آؤ بہار و بنگال کے مدرسہ میں پڑھ لو، تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم و تالی کا امکان اگرچہ قائل کا عقیدہ نہیں ہوتا ـــ مگر ملازمہ قائل کا عقیدہ ہوتا ہے ـــ اگر معلوم نہیں ہے تو کسی بریلوی طالبعلم سے پوچھ لو جو مرقاۃ ہی پڑھ رہا ہے وہ بتا دے گا کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم و تالی کا امکان دیکھا نہیں جاتا۔ مگر مقدم و تالی کے اندر جو ملازمہ ہوتا ہے وہ متکلم کا عقیدہ ہوتا ہے۔ حفظ الایمان میں ہے کہ بقول زید ایسا ہو تو ایسا ہو جائے گا۔ یہ قضیہ شرطیہ ہے اس میں مقدم و تالی کا امکان شرط تو نہیں۔ مگر ملازمہ متکلم کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اور اشرفعلی تھانوی نے ملازمہ ہی بیان کیا ہے اس عبارت سے تو یہ اشرف علی تھانوی کا عقیدہ ہوا۔

اور عقیدہ کیا ہوا کہ نبی کا علم جانور کی طرح ہے معاذ اللہ ـــ نبی کا علم گدھے کی طرح ہے معاذ اللہ ـــ ہمارے نبی کا علم کسی کی طرح

احمد رضا خانصاحب نے۔ اس کا کوئی جواب دیں۔ تو گدھا ان کے لئے
حلال ہے۔ ان کے لئے آپ لوگ انتظام کر دیجئے گا ——— اور
ایک بات اور عرض کئے دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک بات اور فراڈ کیا
ہے کہ "کراماتِ اعلیٰحضرت" اعلیٰحضرت کی کتاب نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔
وہ کتاب اعلیٰحضرت کی نہیں ہے لیکن جو شعر اس میں لکھا ہے تو وہ اعلیٰحضرت
کا لکھا ہے۔ دلیل میں اس شعر کو پیش کیا ہے کہ اس خاک کو۔۔۔۔۔
اس خاک میں مدفون ہے شہ بطحا ہمارا ——— یہ مصنف
کا، رائٹر کا شعر نہیں ہے اس کا شاعر مولوی احمد رضا خاں ہے ——— اگر
آپ میں ہمت ہے تو چیلنج کیجئے کہ ہمارے اعلیٰحضرت کا شعر نہیں ہے۔
اور کوئی بعید نہیں ہے آپ تو ایسے شیر ہیں کہ آپ اس کی صفائی میں
کہہ دیں گے کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ آپ نے ایسا چور دروازہ کھول
لیا ہے کہ ہر چیز ہضم کر جاتے ہیں ——— اور یہ لیجئے ایک رڈا اخیر
میں رکھے دیتا ہوں تھوڑے سے وقت کے اندر۔ یہ آپ کے اعلیٰحضرت
کو دیکھئے۔ آپ کے بزرگوں کا تعارف کرایا ہے۔ کہ آپ کے اولیاء اللہ اور
بزرگ کون ہیں؟ یہ ہے احمد رضا کا ترجمۂ قرآن پاک۔ اور دیکھئے اس
قرآن پاک کے ترجمہ میں عنوانات قائم کر کے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارا
قرآن میں ہے۔ کیا عقیدہ ہے ان کا؟ محبوبانِ خدا دور سے سنتے،
دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندے اولیاء اللہ دور سے سنتے،
دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ کہاں ہے؟ جہاں جہاں انہوں نے
بتایا ہے اس میں ایک آیت یہ بھی لکھا ہے۔ یہ دیکھئے سورۂ اعراف
پارہ ۸ اور صـ ۲۲۲ پر یہ عقیدہ ہمارا ہے: انہ یراکم ہو وقبیلہ من

حیث لا ترونہم۔ یہ دیکھئے سورۂ اعراف ہے اور پورے صـ ۲۲۲ ہے۔
دیکھئے یہ اولیاء اللہ ہیں جو دور و نزدیک سے سنتے ہیں۔ "یابنی ادم لا
تفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنہما لباسہما
لیریہما سوٰتہما انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم" خبردار
تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈالے جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا۔
اتروا دیئے ان کے لباس۔ یہ ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظر پڑیں بیشک وہ
(کون؟ شیطان!) اور اس کا پورا کنبہ تمہیں یہاں سے دیکھتے ہیں تم انہیں
نہیں دیکھتے یہ کون ہے؟ محبوب خدا ہیں اولیاء اللہ ہیں۔ بولو! تمہارے
ولی شیطان ہیں۔ یہ کون لکھ رہا ہے؟ یہ احمد رضا خاں قرآن کے
ترجمہ میں لکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ لو ہیڈنگ۔ ہیڈنگ کے تحت دیکھ لیجئے
آیت۔ کہتے ہیں کہ ہمارے اولیاء دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور دلیل
میں کہتے ہیں کہ میرا ایک ولی وہ بھی ہے جس کے بارے میں قرآن میں
آیا ہے انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم۔ بیشک وہ ہے
اس کا قبیلہ تمہیں وہاں دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھتے۔ یہ کس کے بارے
میں قرآن بول رہا ہے؟ شیطان کے بارے میں بول رہا ہے۔ اور احمد رضا
خانصاحب اس کو اپنا ولی بتا رہے ہیں[1]۔ بولو! شیطان کے قبیلہ سے
دوستی رکھنے والو! اس کے بارے میں بھی کہہ دو کہ یہ ہمارا ترجمہ نہیں ہے۔
اس کے بارے میں بھی کہہ دو کہ اعلیٰحضرت نے نہیں لکھا ہے بولو! زور
سے بولو کہ یہ قرآن بھی ہمارا نہیں ہے۔ یہ وہی کنز الایمان ہے جو سات
مسلم کنٹریوں میں جس کا داخلہ بند ہے۔ جس کا پڑھنا بند ہے۔

---

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں

اگر مناظرہ کمیٹی چاہے، کتاب لے کے مولوی طاہر کو بھی دکھا سکتا ہے۔

مگر اب دیکھو۔ دیوبندی مذہب۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ سور پانی میں گر جائے تو پانی پاک۔ یہ دیکھئے دیوبندی کی کتاب۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

"ایک سوّر کنویں میں گر گیا۔ لیکن اس کو زندہ نکال لیا۔ اس کنویں کے پانی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ——— الجواب: تین سو ۳۰۰ ڈول اس چاہ سے نکال دینا کافی ہے دو سو ۲۰۰ واجب ہیں اور تین سو ۳۰۰ مستحب ہیں پس بہتر ہے کہ تین سو ۳۰۰ ڈول نکال دیئے جائیں۔ پھر پانی اور ڈول و رسّی وچاہ سب پاک ہو جائیں گے۔ ———"

——— فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۲۹/۱

سور گر جائے، تو پانی پاک۔ صرف تین سو ڈول نکال دے تو سب پانی پاک۔ اسی پر بس نہیں دیوبندی دھرم میں ابھی اور کیا کیا باتیں ہیں؟ ذرا دیکھو۔ لکھتے ہیں تذکرۃ الرشید ص ۲۹۸/۲ میں:

"ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔"

دیوبندی مذہب میں سب خواب ہی خواب ہے۔ خواب میں دیکھا کہ مولوی قاسم دلہن بن گیا اور میری اس سے شادی ہوئی، بیاہ ہوا۔ اور پھر جو کام میاں بیوی میں، استری پرش[1] میں ہوتا ہے وہی کام ہوا۔

[1] بنگلہ زبان میں بمعنی زن و شوہر ۱۲

یہ ہے دیوبندی کرتوت۔ یہ ہے دیوبندی دھرم ——— اور یہ ہے دیوبندی مذہب۔

حضرات! ہم سے جو سوالات ہوئے تھے ہم نے سب کے جوابات دے دیئے۔ اور ان سے جو سوالات ہوئے وہ ایک کا بھی جواب نہ دے سکا اور الٹے سیدھے اعتراض شروع کر دیا۔ ——— آپ کو معلوم نہیں دیوبندی مذہب کا کچا چٹھا۔ یہ دیکھئے ان کی کتاب "امداد الفتاویٰ" ج ۴ ص ۱۰۱ اس میں لکھتے ہیں:

"خنزیر (یعنی سوّر) وغیرہ کے خشک پاخانہ سے مٹی کا برتن پکائے جائز ہے"

یہ ہے ان دیوبندیوں کا دھرم ہے

مناظرہ کمیٹی مولانا طاہر حسین صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک مولانا احمد رضا خاں صاحب جام کوثر پلائیں گے اللہ کے رسول نہیں پلائیں گے اس کا آپ کیا جواب دیتے ہیں؟ ہم لوگ اس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

مناظر اہل سنت حضرات! مولانا طاہر نے جس کتاب کا نام لیا ہے وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ وہ ہمارا مسلک نہیں ہے ——— ہمارا مسلک یہ ہے کہ جام کوثر اللہ کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلائیں گے ——— اس جھوٹے مولوی نے جھوٹا حوالہ دیا ہے۔ جھوٹا مولوی جھوٹا حوالہ دیتا ہے۔ چوری کی کتاب کا نام لیتا ہے۔ مولوی طاہر! وہ ہماری کتاب نہیں تمہاری چوری والی کتاب ہے۔ ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے